میں کون کون سے جانور کام آتے ہیں، ان کی مدتِ حمل، نبض کی رفتار اور عمر کا باہمی تعلق، سچے موتی کہاں اور کس طرح بنتے ہیں اور ان کی تاریخ کیا ہے۔ ان سب امور کا بیان ہے۔ زبان سادہ اور صاف ہے اس لئے ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کتاب علمی ہونے کے ساتھ بحیثیت مجموعی دلچسپ بھی ہے۔ ارٹ پیپر پر جانوروں اور ان سے متعلق بعض اور چیزوں کے ۳۷ فوٹو بھی شامل کتاب ہیں۔

**سیرت محمد رسول اللہ صلعم** | از مقبول احمد صاحب سیوہاروی۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۶۰ صفحے، کتابت و طباعت اور کاغذ بہتر قیمت مجلد عمر پتہ:۔ اسلامی کتاب گھر سیوہارہ ضلع بجنور

جناب مصنف بچوں اور بچیوں کے لئے دینیات کے چھوٹے چھوٹے کئی رسالے اس سے پہلے لکھ چکے ہیں اب انھوں نے بچوں اور بچیوں اور کم پڑھے بڑی عمر کے لوگوں کے لئے زیر تبصرہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ میں لکھی ہے۔ اس کی زبان ایسی سہل، آسان اور دل نشین ہے کہ بچے اسی بڑے شوق سے پڑھیں گے۔ واقعات سب صحیح اور مستند ہیں۔ کتاب کے دو حصے ہیں ایک میں حضور کے سوانح حیات ہیں اور دوسرے حصہ میں آپ کی بعض خاص تعلیمات اور نصیحتوں کا ذکر ہے جو بچوں سے ہی متعلق ہیں اس میں شک نہیں کتاب اس قابل ہے کہ اسے پرائمری اسکولوں کی چوتھی پانچویں جماعت میں داخل کیا جائے۔

**ثروت آرا بیگم** | از محترمہ حمیدہ سلطانہ۔ تقطیع متوسط ضخامت ۳۳۲ صفحات کتابت و طباعت عمدہ قیمت مجلد ۱۲؍ پتہ:۔ دفتر "ادیب" دہلی

محترمہ حمیدہ سلطانہ اردو کی کامیاب اور مشہور افسانہ نگار ہونے کے علاوہ علم و ادب کا نہایت ستھرا اور شگفتہ ذوق بھی رکھتی ہیں جس کی جھلک ان کے ہر چھوٹے بڑے مضمون میں پائی جاتی ہے۔ اس سے پہلے ان کی ایک کتاب "مشرق و مغرب" شائع ہو کر مقبول عام ہو چکی ہے۔ اب موصوف نے اپنا ایک ضخیم ناول شائع کیا ہے جو خود ان کے بقول اگرچہ ان کی تصنیفی عمر کے بالکل اوائل کا لکھا ہوا ہے تاہم زبان کی صفائی، اندازِ بیان کی شگفتگی اور طرزِ ادا کی بیساختگی بالکل وہی ہے جو کہنہ مشقی کے بعد اب ان کی تحریری خصوصیت بن گئی ہے

البتہ عہد تصنیف کے طبعی اقتضا کے مطابق اس ناول میں جو ہلکی ہلکی شوخی اور ایک لطیف رنگینی پائی جاتی ہے وہ ان خصوصیات پر مستزاد ہے۔ مثلاً صفحہ ۱۰۱ پر طلوع صبح کا منظر بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں " مسٹر آفتاب خاں کسی ماہ جبیں کے چہرہ کو دیکھکر رعب حسن سے تھراتا ہوا گوشۂ مغرب میں منہ چھپا گیا۔" ص ۲۷ پر بیوی کا فوٹو لینے پر دو دوستوں کی گفتگو نقل کرتے ہوئے ایک دوست کی زبان سے کہتی ہیں۔" اللہ رے شرمیلے صاحبزادے جب ہی تو خالہ جان کہتی ہیں میرا بچہ بہت شرمیلا ہے۔ مسمے گھنے کہیں کے، ہماری شادی ہو جاتی تو ہم ڈنکے کی چوٹ لیتے۔" یوں تو اول سے آخر تک ساری کتاب ہی دلی کی بیگماتی زبان اور حسن انشاء کا بہترین نمونہ ہے، پھر بھی روانی تحریر میں بعض بعض فقرے ایسے بلیغ آگئے ہیں کہ زبان سے بیساختہ احسنت اور مرحبا نکلتا ہے۔ مثلاً سپہر آرا بیگم کی موت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتی ہیں" عالم نزع شروع ہوا، کانوں کی لویں پھریں، ناک کا بانسہ ٹیڑھا ہوا، سانس جلدی جلدی چلنے لگا، ہاتھ پاؤں میں تشنج پیدا ہوا، ہچکیاں مسلسل آرہی تھیں، ایک بھرپور جوانی کا عالم سکرات الاماں! دیکھنے والوں کے دل پھٹے جاتے تھے، ہچکی آتی تھی، سرد سینہ تھا، ماتھے پر موت کا پسینہ تھا" (ص ۹۸)

ناول کا قصہ ایک خالص اخلاقی اور معاشرتی واقعہ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ایک بڑے گھرانے کی نور نظر ثروت آرا بیگم جو مشرقی تہذیب اور شرم و حیا کا ایک پیکر نوری ہے ایک حادثہ کا شکار ہوتی ہے۔ اتفاق سے ظفر جنگ نامی ایک ہمہ صفت موصوف نوجوان اس کی مدد کرتا ہے اور ثروت آرا بچ جاتی ہے یہیں سے دونوں میں معاشقہ کی ابتدا ہوتی ہے اور آخر کار بڑی دھوم دھام سے دونوں کا نکاح ہو جاتا ہے۔ مگر رخصتی سے قبل ہی ظفر اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ چلا جاتا ہے۔ ادہر بدقسمتی سے ثروت آرا بیگم کی والدہ کا انتقال ہو جاتا ہے۔ اس کے والد بیرسٹر خورشید ایک حسین مگر نہایت جاہل اور بداطوار لڑکی سے شادی کر لیتے ہیں، یہ لڑکی ثروت کے ساتھ اپنے ایک آوارہ اور بدچلن بھتیجہ جان میاں کی شادی رچانے کی غرض سے ایک خوفناک سازش کرتی ہے جس سے متاثر ہو کر بیرسٹر صاحب ظفر کا عقد منسوخ کر کے ثروت کو جان میاں کے ساتھ بیاہ دینے پر

رضامند ہوجاتے ہیں تاریخ بھی مقرر ہوجاتی ہے کہ اتنے میں ظفر یورپ سے واپس آکران تمام سازشوں کا پردہ چاک کرکے رکھ دیتا ہے اور پھر ثروت اور ظفر دونوں ازدواجی مسرتوں کی گود میں زندگی کے لمحات گذارنے لگتے ہیں۔

پورا قصہ نہایت موثر اور دلچسپ ہے جس میں "گریہ ونغمہ" اور "خندہ ونالہ" دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایسا اچھا اور عمدہ ناول ایک عرصے کے بعد ہماری نظر سے گذرا ہے نوجوان لڑکیاں اور لڑکے اس کو بے تکلفی سے پڑھ سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو اپنی زندگی کو سنوارنے کے لئے اس سے اخلاقی نصائح بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ البتہ کتابت اور طباعت کی غلطیاں بہت رہ گئی ہیں۔ نظر بد سے بچانے کے لئے عام طور پروان یکاد پڑھتے ہیں، محترمہ نے کئی جگہ اس کو سورۃ لکھا ہے حالانکہ یہ سورۃ نہیں قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔

**کوشلیا** از ایم اسلم صاحب۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۲۰ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ بہتر۔ قیمت مجلد عہ پتہ:۔ نرائن دت سہگل اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور۔

یہ ایک مختصر ناول ہے جس میں ملک کے مشہور ادیب اور افسانہ نگار ایم اسلم نے ایک راجپوت لڑکی کی داستان مصیبت والم بیان کی ہے کہ کس طرح بہادر سنگھ نامی ایک شخص سے اس کی شادی ہوجاتی ہے - یہ شخص دلیری اور شجاعت کے اعتبار سے بڑا مشہور اور نیک نام ہے لیکن ہے درحقیقت اول درجہ کا ڈاکو اور بدمعاش، غریب نوجوان بیوی پر جب اس کا یہ راز فاش ہوتا ہے تو یہ کمبخت اس کو بیہوش کرکے ایک نہایت تنگ و تاریک قیدخانہ میں بند کردیتا ہے اور پاس ہی زہر کی پڑیا ایک گلاس میں گھولکر رکھدیتا ہے۔ پھر شہر میں خود ہی یہ مشہور کردیتا ہے کہ رات اس کے گھر میں ڈاکو آئے تھے وہ اس کی بیوی کوشلیا کو مار گئے ہیں۔ اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ کوشلیا کے ایک عاشق پاکباز نوجوان راجپوت نیلم راؤ کو ایک اتفاقی حادثہ سے اس قیدخانہ کا علم ہوجاتا ہے اور وہ بڑی مشکلوں سے اسے رہا کرکے اپنے گھر لے آتا ہے۔ ادھر بہادر سنگھ نیلم راؤ کی بہن سے شادی کا پیغام بھیجتا ہے مگر چونکہ نیلم راؤ کو کوشلیا کے ذریعہ تمام واقعات کا علم ہوچکا ہے اس لئے وہ خود